جلد ۳۴ | ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر طلباء فضل عمر ہوسٹل نے مقامی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوتِ چائے پر مدعو کیا۔ اور بطور یادداشت ان کے دستخط لئے۔ چائے کے بعد طلباء کی طرف سے نہائت جامع ایڈریس پیش کیا گیا۔ پھر سب صحابہ کا مجموعی طور پر فوٹو لیا۔ اہم صحابہ کرام اس گروپ میں موجود تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ آخر میں صحابۂ کرام نے باری باری اپنا نام ولدیت وطن اور سنہ بیعت برائے تعارف بیان کیا۔ مغرب کے وقت دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت نہم کا امتحان ختم ہو گیا ہے۔ امسال قادیان سنٹر میں ۱۷۸ طلباء و طالبات نے امتحان دیا۔ جن میں تعلیم الاسلام سکول کے ۷۶ طلباء۔ نصرت گرلز سکول کی ۹ طالبات۔ پرائیویٹ احمدی طالبات ۷۔ پرائیویٹ لڑکے ۳۶۔ اور ۳۷ و ۱۳ طلباء ڈی۔اے۔وی سکول قادیان اور خالصہ سکول طغل والا شامل ہوئے۔

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مولوی نور محمد صاحب محلہ دارالشکر آج ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے

"تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں۔ کہ مال سے بھی محبت کرو۔ اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائیگا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو۔ تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجا لائیگی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو۔ کہ تم دل میں تکبر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو۔ کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں۔ کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے۔ کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا۔ کہ لا الٰہ الا انا فاتخذنی وکیلا یعنی میں ہی ہوں۔ کہ ہر ایک کام بنانے والا کارساز ہوں۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ۔ اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جبکہ الہام مجھ کو ہوا۔ تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا۔ اور مجھے خیال آیا۔ کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انکا نام بھی لے۔ اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں، کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا۔ کہ اسکے صندوق میں بند ہے بلکہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۵ھش

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

من انصاری الی اللہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں توسیع

بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کی کلاسیں کھولنے کی تجویز

جماعت کے مخلصین سے حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود کی پرزور اپیل

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

احباب کو معلوم ہے کہ دو سال سے قادیان میں کالج کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ اس سال ایف۔ اے اور ایف ایس سی سے طالب علم امتحان دینگے اور پاس ہونے والے بی۔ اے اور بی ایس سی میں داخل ہونگے۔ چونکہ ایف۔ اے اور ایف ایس سی تعلیم کا منتہیٰ نہیں ہیں اسلئے تکمیل تعلیم کے لئے بی۔ اے اور بی ایس سی کی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن کے کھولنے کے لئے صرف عمارت اور فرنیچر اور سائنس کے سامان کا اندازہ ایک لاکھ ستر ہزار کیا جاتا ہے۔ اور کل خرچ پہلے سال کا دو لاکھ پانچ ہزار بتایا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے کمشن آکر بی۔ اے اور بی ایس سی کی جماعتوں کے کھولنے کی سفارش کرچکا ہے اب صرف ہماری طرف سے دیر ہے۔ اس وقت اگر ہم یہ جماعتیں نہ کھولینگے تو جماعت کے لڑکے ایک تو اعلےٰ تعلیم کے لئے پھر دوسرے کالجوں میں جانے پر مجبور ہونگے۔ دوسرے بہت سے لڑکوں کو دوسرے کالج لینگے ہی نہیں۔ کیونکہ اکثر کالج دوسرے کالجوں کے لڑکوں سے تعصب رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لڑکوں کی عمریں تباہ ہونگی۔ تیسرے جو غرض کالج کے اجراء کی تھی کہ لامذہبیت کے اثر کا مقابلہ کیا جائے اور خالص اسلامی ماحول میں پلے ہوئے نوجوانوں کو باہر بھجوایا جائے وہ فوت ہو جائیگی۔ پس ان حالات میں میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرکے کالج کی بی۔ اے اور بی ایس سی کی جماعتیں کھولدی جائیں اور اسی سے دعائے کامیابی کرتے ہوئے میں جماعت احمدیہ کے مخلص افراد سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کام کیلئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دو لاکھ کی رقم اس سال میں پوری کردیں تاکہ یہ کام بہ تمام وکمال جلد مکمل ہوکر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے۔

میں نے اپنے آپ کو ایک نمونہ بنانے کیلئے دس ہزار روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے پہلے اس سال میں دس ہزار تحریک جدید میں اور پانچہزار مدرسہ احمدیہ کے وظائف کیلئے دے چکا ہوں اور ان چندوں کے علاوہ نو دس ہزار کی مزید رقم میں نے ادا کی ہے یا کرنی ہے اور گو یہ میرے ارادے میری موجودہ حالت کے خلاف ہیں۔ لیکن وہ مال جو اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کام نہیں آتا کس کام کا؟ ہماری زبان میں محاورہ ہے۔ کہ بھاڑ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔ پس وہی روپیہ ہمارا ہے۔ جو دین میں خرچ ہو جو ہم نے کھایا وہ گنوایا اور جو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا وہ لیا پس احباب جماعت کو چاہئے کہ چندوں کی کثرت سے گھبرائیں نہیں بلکہ خوشی سے کودیں اور اچھلیں کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے کام کیلئے چن لیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ احباب اس تحریک کو ایک بار نہ سمجھینگے۔ بلکہ ایک عظیم الشان انعام سمجھتے ہوئے اسکے حصول کیلئے کھلے دلوں کے ساتھ چندہ دینگے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں کہ اگر انہیں سے پانچسو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اس کام کے لئے آگے آگئے تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کرسکتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی غریب امیر اس کام میں حصہ لے جو ہزاروں دے سکتے ہیں وہ ہزاروں دیں۔ اور جو سینکڑوں دے سکتے ہیں وہ سینکڑوں دیں اور جو بیسیوں دے سکتے ہیں وہ بیسیوں دیں۔ اور جو روپیہ دو روپیہ دے سکتے ہیں وہ روپیہ دو روپیہ دیں اور جو چند پیسے دے سکتے ہیں وہ چند پیسے ہی دیں۔ تا اس اسلامی عمارت میں آپ میں سے ہر بڑے چھوٹے کا حصہ ہو۔ اور دجالی لشکر کے مقابلہ کے لئے تیار کئے جانے والے لشکر کے سامان میں آپ کا روپیہ بھی لگا ہوا ہو۔

میں بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہتے ہوئے اس کاغذی ناؤ کو تقدیر کے دریا میں پھینکتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آسمان سے فرشتے اتارے جو اسے کامیابی کی منزل پر پہنچا دیں اور اپنے الہام سے مخلصوں کے دلوں میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرے اور پھر انکی قربانی کا ادھار نہ رکھے بلکہ بڑھ چڑھ کر اس کا بدلہ دے۔ اللّٰھم آمین

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

از ناصر آباد سندھ ۱۵ امان ۱۳۲۵ھش مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء

خدمتِ دین کیلئے وقفِ زندگی کی ضرورت اور اہمیت

از مکرم چودہری عبداللطیف صاحب واقف زندگی مقیم لنڈن

(۱)

خدا تعالےٰ نے احمدیت کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ قرار دیا ہے۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہر طرف کفر و ضلالت کا دور دورہ ہے۔ طاغوتی طاقتیں اپنے بے شمار سازو سامان کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہیں۔ گویا یہ رحمانی اور شیطانی افواج کی آخری جنگ ہے۔

خدا تعالےٰ نے اسلام کو ازسرِ نو دنیا میں قائم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ حضور نے اپنی ساری عمر دینی جہاد میں صرف فرمائی۔ اور اسلام کی علت اور اس کی برتری کو براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے نمایاں طور پر ثابت کیا۔ اور ادیان باطلہ پر اسلام کا غلبہ اور اقتدار نہائت خوبی سے آشکار فرمایا۔ حضور کے سامنے صرف ایک ہی مقصد تھا۔ اور حضور کا مطمح نظر صرف یہی تھا کہ خدا تعالےٰ کے محبوب دین اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ لائے ہوئے اسلام کا پرچم دنیا کے کونہ کونہ میں گاڑ دیا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے نور کی کرنیں اکناف عالم میں پھیلا دی جائیں۔ اور دنیا کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر سربسجود کر دیا جائے۔ یہ وہ عظیم الشان مقصد تھا۔ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہائت ہی کامیابی کے ساتھ سرانجام دیا۔

(۲)

خدا تعالےٰ کے انبیاء کا کام صداقت کی تخم ریزی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کی سنت مستمرہ ہے۔ کہ وہ انبیاء کو ایک عرصہ کے بعد وفات دے کر اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور پھر ان کے مشن کو کامیابی سے چلانا ان کے متبعین کے ذمہ ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا:۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

قرآن کریم نے اس لفظ کو نہائت ہی لطیف پیرایہ میں اس طرح بیان کیا ہے۔ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللّٰہ (سورۃ آل عمران ع ۵)

اس آیت میں طین سے مراد انسان ہیں اور عربی زبان میں یہ لفظ انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی کی بائیبل میں یسعیاہ باب ۶۴ آیت ۸ میں لکھا ہے۔ یا ابونا نحن الطین وانت جابلنا۔ کہ اے ہمارے باپ ہم مٹی ہیں۔ اور تو ہمارا کمہار ہے۔ اور ھیئۃ کے معنے حالت کے ہیں۔ جیسا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے انی لست کھیئتکم۔ پس حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو ان آیات میں بطور صداقت پیش کیا ہے کہ اے یہودیو تم دنیا میں مستغرق تھے اور زیادہ پست ہو چکے تھے۔ میں نے خدا تعالےٰ کے اذن سے پرندوں کی حالت پر ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے۔ جو میری روحانی تربیت اور انفاخ سے قبل مٹی کی طرح تھی۔ جن میں قابلیتیں مخفی تھیں۔ اور اب وہ ابھر رہی آ رہی ہیں۔ گویا اپنے متبعین کو پرندوں سے مشابہت دی ہے۔ اور پھر انہیں نصیحت کی ہے۔ کہ تم پرندوں کی طرح خدا پر توکل کرو۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو۔ تم مال جمع نہ کرو۔ گویا اپنے اوقات اور اپنے اموال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دو تب جا کر تم میرے لائے ہوئے مشن کو چلانے میں کامیاب ہو سکو گے۔ لکھ کہہ کر اس طرف اشارہ کر دیا۔ کہ ایسی واقفین کی جماعت کا وجود نہائت ہی لابدی ہے۔ اور یہ بنی اسرائیل کے فائدہ کے لئے ہے۔

اس مضمون کو انجیل متی میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا۔ کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو۔ کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے۔ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں۔ اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے۔ کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔ بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو۔ تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔" (متی ۶ تا ۲۵-۳۴)

پس قرآن کریم نے متی کے اس بیان کردہ مضمون کو زیادہ لطیف اور احسن طور پر متذکرہ بالا آیات میں بیان کیا ہے۔

(۳)

پس یہ حقیقت ہے۔ کہ انبیاء سے مشن کی تکمیل کا کام ان کے متبعین کے ذمہ ہوتا ہے۔ ان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی آواز کو دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچائیں۔ اور دنیا کو خدا تعالےٰ کے نور سے منور کرنے کے لئے اپنے اوقات اور اموال کو بے دریغ خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (سورۃ آل عمران رکوع ۱۱)

اس آیت میں صراحتاً یہ امر خدا تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے۔ کہ ہر زمانہ میں اس کی خدمت کے لئے مجاہدین کی جماعت موجود رہے۔ جس کے افراد کا صرف اور صرف یہ فرض ہو۔ کہ وہ اس کی اشاعت کے لئے کمربستہ رہیں۔ اور خدا تعالےٰ پر کامل توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گھر بہ گھر کوبکو کوچہ بکوچہ اسلام کو پھیلاتے پھریں۔

پس آج بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ شیطان کے سر کو کچلنے کے لئے ادیان باطلہ کو سرنگوں کرنے کیلئے طاغوتی طاقتوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے اور خدا تعالےٰ کی رضا۔ اس کے نور اور اس کے پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے ہم کمربستہ ہو جائیں۔ ہم اپنے اوقات کو اپنے اموال کو اور اپنی جانوں کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ تاکہ خدا تعالےٰ کے ارشاد ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین اموالھم وانفسھم بان لھم الجنۃ کے مطابق اس کی رضا حاصل کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو پانے میں کامیاب ہو سکیں۔

آج ہمارا پیارا آقا ہمارا محسن اور محبوب مطاع ہم سے ہماری زندگیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک اللھم لبیک کہتا آگے بڑھے۔ اور اپنی جانوں کو پیارے آقا کے حضور خندہ پیشانی سے پیش کرے تاہم سب احمدیت کے نور سے دنیا کے کونہ کونہ کو منور کر سکیں۔ اور دنیا کو کفر و ضلالت کے گڑھے سے نکال کر خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکا دیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کا الیکشن

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے الیکشن کے سلسلہ میں ووٹرز اپنا نام پٹواری کے پاس ۱۵ مارچ تک درج کرائیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ مارچ آخری میعاد نہیں۔ اس کے بعد بھی نام درج کرائے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ پورے طور پر تسلی کریں۔ اور نگرانی رکھیں۔ کہ کسی ایسے دوست کا جو اس غرض کے لئے ووٹر بن سکتا ہے۔ اس کا نام درج ہونے سے رہ نہ جائے۔

جن جماعتوں کے پاس اخبار کے ذریعہ یہ اعلان پہونچے۔ وہ اپنے آس پاس کی جماعتوں کو اطلاع کر دیں۔

(ناظر امور عامہ)

التشابہ فی الاخلاق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بعثت لاتمم مکارم الاخلاق
کہ دنیا میں میرے بھیجے جانے کی غرض یہ ہے کہ میں اخلاقیات کو ان کے انتہائی معراج پر پہنچا دوں اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس فقرہ کی تفصیل ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو زندگی کے مختلف دوروں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ خصوصاً ایسے شخص کو جس نے اصلاح عالم کا بیڑا اٹھایا ہو۔ اسے مخالفت کے طوفانوں اور شدائد و مظالم کی ہولناک آندھیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر منزلِ حیات پر ہمیں درس اخلاقیات دیا۔ آپ نے ہر شعبہ حیات میں ہماری راہنمائی فرمائی۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کے واقعات مختلف مواقع پر ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ آج میں صرف ایک واقعہ کی طرف قارئین کرام کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

حدیث ابوداؤد میں روایت ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سرق لھا شیئ فجعلت تدعو علیہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبخی عنہ

یعنی ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی چیز چرائی گئی۔ حضرت عائشہؓ کو جس وقت پتہ چلا تو لگیں بددعائیں دینے چوری کرنے والے کو۔ لیکن اخلاقیات کے معلم اعلےٰ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنا تو فرمایا۔ عائشہ چور نے چوری کری اور گناہ کا مرتکب ہوا۔ اب بددعائیں کر کے کیوں اس کے فعل کی سزا کو کم کرتی ہو۔

اللہ اللہ کس قدر بلند اخلاق ہیں۔ اور کیا عجیب اور دلکش طریق سے اخلاق کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ یعنی چور چوری کر چکا اب اس کو برا بھلا کہنے سے اور بددعائیں دینے سے کیا فائدہ۔

یہ وہ اخلاق ہیں۔ جن کو انسان خود پیدا نہیں کر سکتا۔ جن پر تہذیب عالم ناز کرتی ہے۔ مشہور ہے۔ کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے۔ اس واقعہ کو کس شان سے دہرایا گیا۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے کیجئے۔ اس واقعہ کے تیرہ صدیاں بعد عرب سے بہت دور ایک انسان ظاہر ہوا۔ جس نے کہا۔ ؎

من آں مرغ از مرغانِ قدسم
کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ

اس نے اپنا رشتہ اسی تیرہ سو برس پہلے والے برگزیدہ نبی سے جوڑا۔ اس کے لئے دلائل بھی دیئے جاتے رہتے ہیں لیکن آج صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیرت مسیح موعود علیہ السلام میں تحریر فرماتے ہیں۔

”ایک عورت نے اندر سے کچھ چاول چرا لئے۔ چور کا دل نہیں ہوتا۔ اور اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بے تابی اور اس کا اِدھر اُدھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا۔ اور پکڑ لیا۔ شور پڑ گیا اسکی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھری چاولوں کی نکلی۔ اِدھر سے ملامت اُدھر سے پھٹکار ہو رہی تھی۔ جو حضرتؑ کسی تقریب سے اِدھر آ نکلے۔ پوچھنے پر کسی نے واقعہ سنایا۔ فرمایا۔ محتاج ہے۔ کچھ تھوڑے سے اسے دیدو۔ اور فضیحت نہ کرو۔ خدا تعالےٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔“

اللہ اللہ کس نرالی دنیا کے ہوتے ہیں یہ انسان۔ گھر کی خادمہ چوری کرتی ہے پکڑی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں جانے دو۔ اسے ضرورت ہوگی۔ رسوا نہ کرو۔

حق ناشناس لوگ آپ کو گالیاں دے لیں۔ برا بھلا کہہ لیں وہ آپ کی کتابوں اور دلائل کے متعلق جو کہنا چاہتے ہیں کہتے رہیں۔ لیکن میں ان سے انصاف کی بھیک مانگتا ہوں۔ میں پوچھتا ہوں ان واقعات کو کہاں لے جاؤ گے۔ اور ایسے اخلاق والے انسان کی برتری اور بزرگی کا کس طرح انکار کرو گے۔

آقائے مدنی اور غلام قدنی کی زندگی کا یہ واقعہ بتلاتا ہے۔ کہ یہ دونوں ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ انہوں نے اخلاق زمین سے نہیں سیکھے۔ بلکہ سکھانے والا ان کا خدا تھا۔

کس قدر کامل مشابہت ہے استاد میں اور شاگرد میں۔ اور کیا اعلیٰ درس ہے اخلاق کا۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ چیزیں خود پیدا نہیں ہوا کرتیں۔ یہ وہ جوہر ہے۔ جو اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے مقدس بندوں کو ودیعت کیا کرتا ہے۔ یہ ان کو عطا ہوتا ہے۔ جنہوں نے خالق ان عالم کو اخلاقیات کے پھولوں سے معطر کرنا ہوتا ہے۔ جن کی خوشبو دماغوں میں صلاحیت پیدا کیا کرتی ہے۔ جو قوم میں بلند اخلاق پیدا کیا کرتے ہیں۔ جو دنیا کے سامنے نمونہ ہوتے ہیں اخلاق حسنہ کے۔

یہ واقعات ہوتے ہیں جزوی لیکن بلند اخلاق کے یہ شاندار مظاہرے۔ رنما ہوتے ہیں جن سے قوم کے اخلاق کی دبی ہوئی چنگاری شعلہ زن ہوتی ہے۔

خاکسار غلام باری سیف مولوی فاضل واقف تحریک جدید

مکذبین حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اتمام حجت

قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں جہاں دلائل اور بینات پیش کر کے مخالفین پر ہر طرح سے اتمام حجت کی۔ وہاں یہ امر بھی پیش کیا۔ کہ اے لوگو۔ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ نعوذ باللہ آپ خدا پر افترا کر رہے ہیں۔ اور ان کا دعویٰ رسالت سچا نہیں۔ تو تم کوئی سچا پیش کرو۔ چنانچہ فرمایا۔ ام لھم سلّم یستمعون فیہ فلیات مستمعھم بسلطٰن مبین (طور ع۲)

یعنی کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جسے لگا کر وہ آسمانی باتیں سنتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ ہمارے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو جس نے وہ باتیں سنی ہیں۔ وہ آئے اور دلیل سے بات کرے۔ مگر باوجودیکہ مشرکین مکہ اور دوسرے لوگوں نے ہر قسم کی مخالفتیں کیں مگر وہ آج تک کسی ایسے مدعی کو پیش نہ کر سکے۔ جو یہ کہتا اسلام کا مدعی تو مفتری ہے۔ اور وہ سچا اور منجانب اللہ ہے۔ اس طرح اسلام کے اس معقول مطالبہ کے بالمقابل مخالفین عاجز آ گئے۔ اور اسلام کی صداقت پر اپنے فعل سے مہر لگا دی۔

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے مکذبین پر ہر قسم کے نشانات اور براہین سے اتمام حجت کی۔ اور قرآنی معیار کے مطابق اسی بات کا مطالبہ کیا۔ کہ اگر میں سچا نہیں تو میرے سوا اور کوئی سچا مدعی پیش کرو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

”ہائے یہ قوم نہیں سوچتی۔ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا۔ تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی بتلا نہ سکا۔ کہ تم جھوٹے ہو۔ اور فلاں سچا آدمی ہے۔“ (ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ ص ۲)

یہ ایسا زبردست سچائی کا معیار ہے۔ کہ مخالفین احمدیت اسکے بالمقابل عاجز ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں کسی سچے کو پیش نہیں کر سکتے۔ اسی معیار کو ہمارے محترم جناب سیٹھ اللہ دین صاحب سکندر آبادی نے مخالفین کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ایک بڑی رقم بطور انعام رکھی ہے۔ مگر اس وقت تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ کسی ایسے مدعی کو پیش کر سکے۔ جو منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے منہ میں انعامی رقم دیکھ کر کچھ پانی تو بھر آیا۔ مگر وہ بھی اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکے۔

ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص اسلام کی تائید کے لئے کھڑا ہو کر تمام جہاں میں منادی کر رہا ہے۔ اور ایک جماعت اسلام کی تائید کیلئے اس نے قائم کر لی ہے۔ اور تمام ممالک میں اس کے مشن قائم ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے غلبہ کے دن قریب آتے نظر آتے ہیں مگر اس کے مخالفین بجز جھوٹا۔ جھوٹا کہنے کے اور کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اس شخص کو نہ صرف دینی طور پر غلبہ حاصل ہو رہا ہے بلکہ سیاسی میدان میں بھی خدا تعالیٰ اسکے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر رہا ہے۔ اور اسے کامیابی دے رہا ہے۔ کیا یہ تمام امور اسکی صداقت کی دلیل نہیں۔

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق مساعی

سیکرٹری صاحب تبلیغ کی مختصر مگر دلچسپ تبلیغی رپورٹ

مخلص مقامی مبلغین کی تبلیغی کامیابیاں

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے تبلیغی سیکرٹری محترم حمزہ زیڈ اکنو صاحب نے اپنے ملک میں تبلیغ احمدیت کے متعلق انگریزی میں رپورٹ لکھ کر بھیجی ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دور دراز کے علاقہ میں نہایت مخلص جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اسی ملک کے احمدیوں میں سے ایسے اصحاب تیار ہو رہے ہیں۔ جو احمدیت کی تبلیغ و اشاعت دل لگن اور پوری سرگرمی سے کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو روز بروز فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس کامیابی کا سہرا اکرم محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے سر ہے۔ جو اس علاقہ کے امیر اور انچارج مبلغ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اور ان کے معاونین کو ہمیشہ از بیش خدمات دین سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ اور ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

شعبۂ تبلیغ

یہ شعبہ جس کا تعلق اس ملک میں جماعت احمدیہ سے ہے۔ جوشیلے اور سرگرم کارکنوں کے سپرد ہے۔ جو گولڈ کوسٹ کے پانچ مختلف اہم سیاسی مراکز پر قائم ہے۔ یہ تین مرکز علاقہ اشانٹی میں اور دو شمالی علاقہ میں ہیں۔

حلقہ وار مبلغین

ان حلقوں میں جو مبلغین متعین ہیں۔ انہیں حلقہ وار مبلغین کہا جاتا ہے۔ وہ ایک سیکرٹری کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ جو امیر کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ امیر کی ہدایات و احکام جماعتوں تک پہونچتے ہیں فی الحقیقت ہر مبلغ اپنے اپنے حلقہ میں عیسائی مشنریوں اور غیر احمدی مولویوں کے لئے ایک پُر رعب حیثیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ان کارکنوں میں سے اکثر ہمارے مستعد امیر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے قابل طور پر مستعد مبلغین کی تیاری کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ان میں اپنی بہترین خوبیاں بے نفسی شجاعت اور احمدیت و اسلام کے لئے جوش ودیعت کر رہے ہیں۔ مبلغین کے موعودہ تعلیم و تربیت میں قرآن کریم کی تفسیر بائیبل۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور لغت عربی کی تعلیم اس طرح دی جاتی ہے۔ کہ عیسائی پادری اور غیر احمدی علماء ان کے مقابل میدان دلائل میں قطعاً ٹھہر نہیں سکتے۔

تبلیغی پروگرام

عام تبلیغ کے دوران میں ہمارے نوجوان کارکنوں کو ہر قسم کے لوگوں سے پالا پڑتا ہے جو موجودہ زمانہ کے مامور کے لائے ہوئے پیغام صداقت کو سنکر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ اور پھر اس پیغام کو اپنے عزیزوں اور دوستوں میں پھیلاتے ہیں۔ اگرچہ یہ طریق تبلیغ بسا اوقات بعض غیر ضروری اور بے نتائج دلائل کا رنگ پکڑ لیتا ہے۔ پھر بھی ہمارے یہ نوجوان نہایت خوش اسلوبی سے اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔

دوسرا طریق تبلیغ انفرادی ملاقاتیں ہیں اس طریق سے ہمارے مبلغین بہت کافی وقت صادق متلاشیان حق سے تبادلہ خیالات کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور تقریباً ہر دس افراد میں سے نو کو دلائل سے قائل کر لیتے ہیں۔ یہ طریق عمل چونکہ مقابلۃً نرم اور پُرامن ہے۔ چونکہ اسے جناب امیر صاحب ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے انفرادی تبلیغ کا کام مبلغین کے ہفتہ واری دورہ کے پروگرام میں داخل ہے۔ اور وہ اسے اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں بڑھا رہے ہیں۔ کیونکہ یہ طریق نہایت بہترین ہتھیار ثابت ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جو کبھی تحریک احمدیت کے مخالفین میں سے تھے۔ اب وہ اس کے ہوا خواہ ہیں سے نظر آتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے حلقہ بگوش احمدیت بھی ہو رہے ہیں اس کا بہترین نتیجہ ہمارے امیر صاحب نے پیش کیا ہے۔ سادہ مگر موثر طریق تبلیغ سے انہوں نے دو کٹر متعصب عیسائی عورتوں کو جو تیرہ سالہ احمدی دو استادوں کی بیویاں ہیں۔ حلقہ بگوش احمدیت کر لیا ہے۔

تیسرا طریق تبلیغ تقسیم اشتہارات ہے جسے ہمارے مبلغین نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور فی الحقیقت ہر جگہ یہ طریق بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ اور اس کامیابی کے لئے شکریہ کے سب سے زیادہ مستحق جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ہیں۔ جنہوں نے نوجوان مبلغین کے لئے یہ نصب العین مقرر کر رکھا ہے۔ کہ دشمن کو ہتھیار دو اور دیکھو۔ وہ کس طرح اس سے کام لیتا ہے۔" آپ نے متفرق اوقات میں ان کے لئے نہایت مفید اور مناسب ہتھیار تین چار ٹریکٹوں کی صورت میں تیار رکھے ہیں۔ جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہیں۔ (۱) عالمگیر مذہب کونسا ہے۔ (۲) کیا حضرت مسیح علیہ السلام انسانوں کی خاطر مصلوب ہوئے (۳) حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں ہیں۔ جناب مولوی صاحب نے یہ ٹریکٹ خاص طور پر عیسائیت کے متعلق تیار کئے ہیں۔ اور نوجوان مبلغین ان سے کسی نہ کسی طرح بہترین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ ان کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں۔ اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ کے احمدیوں کو ان کی خرید پر آمادہ کرتے ہیں۔ تاکہ وہ انہیں اپنے عزیزوں اور دوستوں میں مفت تقسیم کریں۔

تبلیغی جدوجہد کے ملک میں اثرات

سب سے پہلے ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنے دلی شکر کے جذبات پیش کرتے ہوئے الحمد للہ کہتے ہیں۔ کہ آج ہماری وہ حالت نہیں جو پہلے تھی۔ آج ہمیں بُرے ناموں سے معطون نہیں کیا جاتا۔ آج نگاہ نفرت سے ہمیں بیگانہ اجنبی نہیں سمجھا جاتا۔ آج ہمارے افراد کو چیف اور پیرامونٹ چیف اسلام قبول کرنے کی وجہ سے قومیت تبدیل کرنے والے نہیں سمجھتے بلکہ آج ہمارے مبلغین کی مساعی اور سرگرمیوں کے طفیل جو ہمارے معزز اور مہربان امیر صاحب کی روحانی اور دماغی ہدایات کی وجہ سے روز افزوں ہے۔ ہمیں ہمارے اصلی نام احمدی اور مسلم سے پکارا جاتا ہے۔ اور جب کبھی ہم اپنی پگڑیوں اور فیض کیپ کے ساتھ کسی ادبی یا سیاسی مجلس میں شرکت کی دعوت پر جاتے ہیں۔ تو ہمیں سیاسی افسر اور پیرامونٹ چیف نہایت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی کافی تعداد اب اس مقدس تحریک میں شامل ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

جماعتوں کی تقسیم

ہماری جماعت (بفضلہ) سارے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ملک کی سیاسی تقسیم کے لحاظ سے مختلف حلقوں میں بٹی ہوئی ہیں۔ ایک حلقہ میں جو ایک مبلغ اور ایک بزرگ چیف کے ماتحت ہوتا ہے۔ عام طور پر ۲۵ مقامات یا پچیس مساجد ہیں۔

(۱) کماونی میں حسب ذیل حلقے ہیں۔ (۱) اکیفی۔ (۲) گوما۔ (۳) نیالن، برمین (۴) ابورا (۵) ایسن (۶) سالٹ پانڈ۔

(۲)۔ اشانٹی میں حسب ذیل حلقے ہیں۔ (۱) کماسی (۲) اشانتی اقیم۔ (۳) وانسی۔ یہاں کے لوگ اکثر ملحد اور متعصب ہیں۔ گو وہاں کے احمدی احباب نہایت پختہ اور مخلص ہیں۔ ہم وہاں صرف اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے کام کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔

(۳)۔ شمالی علاقہ میں دو حلقے ہیں۔ (۱) وا۔ (۲) تامالی۔ وہاں کچھ اور بھی متفرق مقامات ہیں جہاں کی جماعتیں نئی نئی ہیں۔ وہ چونکہ ان کے افراد سخت مخالف غیر احمدیوں سے آتے ہیں۔ اسلئے بہت مستعد اور مخلص ہیں۔

مستقبل میں ترقی و توسیع

اگرچہ دوسری عالمگیر جنگ دنیا کے سرکش اور خود غرض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے لڑی اور یہ بے رخی عرصہ تک ہماری تبلیغ میں روک رہی تاہم اب اس قسم کے اثرات ٹل رہے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے مستعد اور قابل امیر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی قیادت میں اور ان کے تجویز کردہ طریق پر چلکر وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دن بعید نہیں جب ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر میدان میں تبلیغ کو وسیع کرینگے۔

آخری گزارش

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جس نے ہمیں اس حقیر خدمت کی توفیق بخشی۔ پھر ہم اپنے نہایت ہی مقدس اور محبوب آقا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھا۔ حضور کے خطبات جو سن رائز میں وقتاً فوقتاً چھپتے ہیں۔ ہمارے بہترین حوصلہ افزائی اور رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہم اپنی جانیں اسلام اور احمدیت کی خاطر قربان کر دینے کا عہد کرتے ہوئے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ اس مقدس اور قابل ستائش مقصد میں کامیاب کرے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ حمزہ۔ زیڈ۔ اکنو۔ سیکرٹری تبلیغ

کثرت ازدواج اور ویدک دھرم

نکاح کی اغراض

انسان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو طاقتیں دی گئی ہیں۔ ان کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ انسان ازدواجی زندگی اختیار کرے۔ اسلام نے نکاح کی حسب ذیل اغراض بتائی ہیں۔ اوّل انسان کا بعض جسمانی اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے محفوظ رہنا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین (سورہ نساء رکوع ۴) اے مسلمانوں جائز کی جاتی ہیں تمہارے لئے تمام عورتیں سوائے ان عورتوں کے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ کہ تم ان کے مہر مقرر کرکے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ مگر تمہارے نکاح کی غرض یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تم بیماریوں اور بدیوں سے محفوظ ہو جاؤ۔ اور یہ غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ تم شہوت کے طریق پر عیش و عشرت میں پڑو۔

دوسری غرض نکاح کی قرآن مجید میں بقائے نسل بیان کی گئی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انیٰ شئتم وقدموا لانفسکم (بقرہ ع ۲۸) یعنی اے مسلمانو! تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ جن سے تمہاری آئندہ نسل کی فصل نے پیدا ہونا ہے پس تمہیں اختیار ہے۔ کہ جس طرح چاہو اپنی کھیتیوں کے ساتھ معاملہ کرو۔ اس آیت میں بقائے نسل نکاح کی غرض بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے نہایت لطیف پیرایہ میں یہ اشارہ بھی کر دیا ہے۔ کہ جب بیویوں کے ذریعہ آئندہ نسل کا وجود قائم ہوتا ہے۔ تو پھر ان کے ساتھ تعلقات رکھنے میں ایسا طریق اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں آئندہ نسل خراب نہ ہو۔ بلکہ بہتر سے بہتر نسل پیدا ہو۔

تیسری غرض نکاح کی سکینت قلب اور محبت کے تعلقات کا توسیع بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃً ورحمۃً (سورہ روم ع ۳) یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری جنس میں سے ہی تمہارے لئے بیویاں بنائی ہیں۔ تاکہ تم ان کے تعلق میں سکینت قلب حاصل کرو۔ اور پھر اس تعلق کو اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا ذریعہ بنایا ہے

تعدد ازواج کی ضرورت

الغرض اسلام نے نکاح کی مندرجہ بالا اغراض بیان کی ہیں۔ انہی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو تعدد ازدواج کی بھی اجازت دی ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک بیوی سے نکاح کی غرض پورے طور پر حاصل نہ ہو۔ مثلاً نکاح کی ایک غرض احصان ہے یعنی اس کے ذریعہ انسان بعض بیماریوں اور بدیوں اور بدکاریوں سے بچ جاتے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کے حالات ایسے ہوں۔ کہ وہ ایک ہی عورت کے تعلق سے جس پر حیض۔ حمل۔ وضع حمل رضاعت اور پھر مختلف قسم کی بیماریوں وغیرہ کی حالت میں آتی رہتی ہیں۔ اپنے تقویٰ کو قائم نہ رکھ سکے۔ یا اس طرح رکھنے سے اسے کسی بیماری کے لاحق ہونے کا اندیشہ ہو۔ تو ایسے شخص کا علاج سوائے تعدد ازدواج کے اور کچھ نہیں۔ یا اگر کسی شخص کے ہاں ایک بیوی سے کوئی اولاد نہ ہو۔ یا نرینہ اولاد نہ ہو۔ تو یہی غرض پھر دوسرے نکاح پر مجبور کرے گی پھر نکاح کی غرض رفاقت حیات اور تسکین قلب ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کی بیوی دائم المریض ہو۔ اور اس کا مرض اس حالت کو پہنچا ہوا ہو کہ وہ صاحب فراش رہتی ہو۔ یا مجنون ہو جائے۔ تو پھر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس کو نکاح ثانی کی ضرورت ہوگی۔

دیگر مذاہب میں کثرت ازدواج

کثرت ازدواج کی رسم قریباً قریباً تمام مذاہب اور تمام اقوام میں جاری رہی ہے۔ قدیم اہل یونان میں یہ رسم جاری تھی۔ اہل روما میں بھی تعدد ازدواج کی ممانعت نہ تھی۔ افلاطون نے بھی تعدد ازدواج کے جواز میں کتابیں لکھی ہیں۔ ویدک دھرم شاستروں میں اس کی اجازت ملتی ہے۔

بہرحال یہ رسم قریباً تمام مذاہب و اقوام میں جاری رہی ہے۔ مگر سوائے اسلام کے اس رسم کو احسن طریق پر اپنے مذہب میں کسی نے شامل نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس رسم قدیم میں کسی نے اصلاح و تجدید کی۔ مگر اسلام نے اس میں نہایت ہی عمدہ اصلاح کی۔ مثلاً اسلام نے پہلے تو اس کو چار عورتوں تک محدود کیا۔ حالانکہ اسلام سے قبل لوگ جس تعداد میں چاہتے عورتیں رکھ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ مذہبی اور تاریخی کتب سے بعض لوگوں کے گھروں میں سینکڑوں عورتوں کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اسلام نے اس تعداد کو چار تک محدود کر دیا۔ پھر چار عورتوں میں بھی عدل اور انصاف کی ایسی پابندی لگائی کہ سوائے اشد ترین ضرورت کے کوئی شخص اس پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ تعدد ازدواج کے مسئلہ میں جس قدر احسان دنیا پر اسلام کا ہے کسی اور مذہب کا نہیں۔

آریوں کا اعتراض

مگر ویدک دھرمی خصوصاً آریہ سماجی اسلام پر اعتراضات کرتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ اسلام نے کثرت ازدواج کا حکم دے کر عورت پر بے انتہا ظلم کیا ہے۔ اگر یہ اعتراض کرنے سے قبل آریہ سماجی دیکھتے کہ ان کے رشی۔ مہرشی بزرگ اور اوتار اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ تو ایسا نہ کرتے۔ اس وقت ہم اس بات پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ ویدک دھرمیوں کے اباؤ اجداد اور بزرگ کثرت ازدواج پر عامل تھے۔ اور اس پر انہوں نے اپنے اقوال سے اور پھر اپنے عملی نمونہ سے ثابت کر دیا۔ کہ کثرت ازدواج کا حکم ظالمانہ نہیں بلکہ فطرت اور ضرورت کے مطابق ہے۔

منو دھرم شاستر میں کثرت ازدواج کی اجازت

سب سے پہلے ہم منو دھرم شاستر کو دیکھتے ہیں۔ جس کے قوانین کو تمام ویدک دھرمی تسلیم کرتے ہیں۔ منوسمرتی میں منوجی مہاراج فرماتے ہیں

[illegible]

منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۸۰

ترجمہ: شراب پینے والی۔ بُرے اخلاق والی خاوند سے دشمنی رکھنے والی۔ بیماری والی۔ ہمیشہ دولت کو تباہ کرنے والی عورت کے ہوتے بھی بیاہ کرے

[illegible]

[illegible]

ادھیائے ۹ شلوک ۸۱

(ترجمہ) عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ تو آٹھویں برس۔ اولاد ہو کر مر جاتی ہو تو دسویں برس یا صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں اتپن ہوتی ہوں تو گیارھویں برس دوسرا بیاہ کرے۔ اور جو عورت کٹھور (سخت) بات بولنے والی ہو تو فوراً ہی دوسرا بیاہ کرے۔

[illegible]

ادھیائے ۹ شلوک ۸۲

(ترجمہ) جو عورت بیمار ہو۔ لیکن اپنے خاوند کے بارے میں اچھی عادات رکھتی ہو۔ اس عورت کی اجازت لیکر دوسرا بیاہ کرے۔ اور بغیر اجازت نہ کرے۔

یہ تین شلوک ثابت کرتے ہیں کہ نکاح کی جو اصل غرض ہے۔ یعنی اولاد پیدا کرنا یا محبت و الفت کا رشتہ قائم کرنا۔ جب یہ نکاح کرنے پر بھی مفقود ہو بعورت بیمار ہو۔ اور اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا عورت بداخلاق ہو۔ تو ان صورتوں میں مرد کو دوسرا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ ان صاف احکام کے ہوتے ہوئے کسطرح ویدک دھرمی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم سخت ظالمانہ ہے اور ویدک دھرم نے ایسی تعلیم نہیں دی۔

منوجی مہاراج اسی ادھیائے کے شلوک ۱۴۹ میں فرماتے ہیں

[illegible]

منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۴۹

(ترجمہ) اگر براہمن کی قاعدے کے مطابق چار عورتیں ہوں۔ تو ان کے پیدا ہوئے لڑکوں میں تقسیم اس طرح بھی ہوگی اس شلوک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منوجی نہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ان حالات میں نکاح ثانی کرے بلکہ ان بیوی سے پیدا ہونے والی اولاد کے لئے حصہ بھی تقسیم کرتے ہیں۔ اگر ویدک دھرم کے نزدیک تعدد ازدواج کی ممانعت تھی۔ اور یہ ظلم عظیم تھا۔ تو منوجی مہاراج نے چار بیویوں کا ذکر کرنے کے بعد ان کی اولاد کے ترکہ کی تقسیم کا کیوں ذکر کیا۔

اشومیدھ یگیہ میں راجہ کی چار بیویاں

ویدک دھرم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے زمانہ میں یہ لوگ بہت سے یگیہ کیا کرتے تھے۔ ان یگیوں میں سے ایک مشہور یگیہ اشومیدھ یگیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ یگیہ پھاگن میں چاند کی آٹھ یا نو تاریخ کیا جاتا اور اس کو یوں شروع کرتے کہ پہلے دن رتوجوں (یگیہ کرنے والے برہمنوں کا چناؤ ہوتا۔ اس کے بعد کچھ چاول پکاکر ان چاروں رتوجوں کو کھانے کے لئے دیئے جاتے۔ پھر ہر ایک رتوج کو ایک ایک ہزار گائیں اور ایک ایک شتمان سونا دیا جاتا۔ اس کے بعد یجمان یعنی راجہ کی چار بیویاں اعلیٰ اعلیٰ قیمتی زیوروں اور کپڑوں سے مزین ہوکر راجہ کے پاس یگیہ کرنے کی جگہ پر آتیں۔ ان چاروں بیویوں کے نام حسب ذیل تھے۔

(۱) مہشی (۲) واواتا (۳) پری ورکتا۔ (۴) پالاگلی۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک سو لونڈیاں ہوتیں۔ یہ واقعہ ہندوؤں کی نہایت ہی مستند کتب کاتیاین شروت سوتر میں لکھا ہے۔ چنانچہ میں اصل سنسکرت الفاظ یہاں درج کر دیتا ہوں۔ عنوان کے طور پر لکھا ہے۔

[illegible]

ترجمہ:۔ یجمان کی چار بیویوں کا اپنی نوکرانیوں کے ساتھ آنا۔ پھر لکھا ہے۔

[illegible]

ترجمہ:۔ راجہ کی بیویاں زیوروں سے مزین ہوکر سو سو خادماؤں کے ساتھ آتی ہیں۔ ان رانیوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔ مہشی۔ واواتا۔ پری ورکتا پالاگلی۔ (کاتیاین شروت (ادھیائے ۲۰ کانڈ ۱)

پس چار بیویوں کے ذکر سے ظاہر ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک سے زیادہ بیویاں ویدک دھرمی لوگ کیا کرتے تھے

شری کرشن جی کی بیویاں

شری بھاگوت سکندھ پرو میں لکھا ہے۔ کرشن جی مہاراج کی آٹھ بیویاں ایک ہی وقت میں تھیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) رکمنی۔ (۲) ستیا۔ (۳) جامبو وتی۔ (۴) ستیا بھاما۔ (۵) کالندی۔ (۶) ماراوی۔ (۷) متروندا۔ (۸) بھدرا

کرشن جی مہاراج کا عملی نمونہ اس طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کہ ایک وقت میں کسی آدمی کا ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

رام چندر جی کے باپ راجہ دشرتھ کی تین رانیاں تھیں۔ کوشلیا۔ سومترا۔ کیکئی۔

ایک سو بیویاں

ایترے برہمن میں لکھا ہے

[illegible]

ایترے برہمن ادھیائے ۳۳ پہلا کھنڈ

ترجمہ:۔ ریکشواکو خاندان میں ویدس راجہ کا پتر ہرلیش چندر نام کا تھا۔ اس کی ایک سو بیویاں تھیں۔ اور ان سو میں سے بھی کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ ایک دن پروہوت اور نارد دو رشی اس کے گھر میں آئے۔ تو اس نے ان سے پوچھا۔

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پرانے زمانے میں راجہ لوگ جو کہ ویدک دھرم کے متبعین میں سے تھے۔ ایک سے زیادہ جوروئیں رکھا کرتے تھے۔ اگر یہ ناجائز ہوتا۔ تو رشی اور مہرشی ان کو منع کرتے۔ مگر ہرلیش چندر راجہ کا گر پروت اور نارد دو عظیم الشان ویدک دھرمی رشی آئے۔ پر انہوں نے اس سے یہ نہیں کہا کہ تو نے اتنی بیویاں کیوں رکھی ہوئی ہیں۔ ان کا بھی اس پر اعتراض نہ کرنا صاف بتاتا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں زیادہ جوروؤں کی یقیناً اجازت تھی۔

کچھ اور حوالے

شت پتھ برہمن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاد یگیہ رشی کی دو بیویاں تھیں۔ جن کا نام میترائنی اور کاتیائنی تھا۔ شت پتھ براہمن صفحہ ۱۴۵۔

اور پنڈت لیکھرام نے کلیات آریہ مسافر میں لکھا ہے۔ کہ یاگولکیہ رشی نے جب دنیا چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ تو پہلے اپنی بیوی سے مشورہ کیا۔ اور کہا کہ اگر تم اجازت دو۔ تو میں سادھو بن جاؤں۔ اور میری دولت تم اور میری چھوٹی بیوی کاتیائنی آپس میں بانٹ لینا۔

(کلیات آریہ مسافر پنڈت لیکھرام صفحہ ۱۵۴)

شو جی مہاراج کی دو بیویاں تھیں پاربتی اور پاروتی (بھارت کی شجاع استریاں صفحہ ۳۳)

مہاراجہ رمدو جو کہ اوتان پار کا لڑکا تھا۔ اس کی پانچ بیویاں تھیں۔

ارجن جی کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ پرانہوں نے راجہ ناگ کی بدھوا لڑکی سے دواہ کیا۔

لونڈیاں

بیوی کی موجودگی میں لونڈیاں رکھنے کا تو عام رواج تھا۔ چنانچہ بہت سے ویدک دھرمی راجہ لونڈیاں بھی رکھا کرتے تھے۔ سیتا جی کی شادی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ راجہ نے (سیتا کے باپ ایودھیا ادھی ستپا نے) گلے میں زیور پہنے ہوئے اور اچھے خوبصورت بالوں والی نہایت خوبصورت اور نوجوان تین ہزار لونڈیاں جہیز میں دی تھیں۔ گویا رامچندر جی مہاراج نے اگرچہ شادی تو ایک ہی کی تھی۔ مگر ہزاروں کی تعداد میں لونڈیاں ان کے پاس موجود تھیں۔

نیوگ

آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت اپنے خاوند کے علاوہ گیارہ تک دوسرے مردوں سے نیوگ کر سکتی ہے۔ اور ایک مرد گیارہ عورتوں سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲)

کیا یہ طریق جو کہ پنڈت دیانند جی نے بیان کیا ہے۔ اور جس کا نام نیوگ رکھا ہے۔ تعدد ازدواج کا نہایت ہی گھنونا اور شرمناک طریق نہیں ہے۔ افسوس کہ پنڈت جی نے اسلام کے زریں اصول کا انکار کیا۔ اور اس پر اعتراض کئے گئے۔ لیکن اس کے مقابلہ پر جو اصل وضع کیا۔ وہ اتنا شرمناک اور خلاف فطرت تھا۔ کہ خود آریہ سماجی اس پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ چنانچہ آریوں کا مشہور و معروف اخبار پرکاش لاہور اپنے ۱۰ مئی ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"لامذہب لوگوں نے دواہ (بیاہ) کو ایک پوتر (پاک) اور اٹوٹ (نہ ٹوٹنے والا) سمبندھ (تعلق) نہیں ایک مذاق سمجھ رکھا ہے مگر سوال یہ ہوکہ جب ہندو مذہب اور اس کے ماننے والے واقعات اور حالات کو قطعاً نظر انداز کرکے یہ قرار دیں۔ کہ بیاہ کا رشتہ کسی صورت میں ٹوٹ نہیں سکتا تو وہ لوگ کیا کریں۔ جن کا آرام و اطمینان اس سمبندھ نے چھین رکھا ہو۔ کیا وہ نیوگ کی اس تعلیم پر عمل کریں۔ جو خاوند بیوی کی ناموافقت کی صورت میں پنڈت دیانند جی نے پیش کی ہے۔ اور جس پر آج تک ویدک دھرم پر چلنے والا کوئی آریہ عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔

لالہ ٹھاکر داس جی وکیل چیف کورٹ پنجاب جو کہ آریہ سماج کے اعلیٰ ممبر رہ چکے ہیں۔ اس کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

ہم نے اپنی سماجک زندگی میں اور بعد علیحدگی بھی مسئلہ نیوگ پر وچار کیا۔ اور اس کے موید و مخالف حوالہ جات کو غور سے پڑھا ہے۔ اور سنا ہے۔ آریہ سماجی پیشواؤں اور سناتن دھرمی پنڈتوں اور ودوانوں (عالموں) سے اس کے سمجھنے کے لئے کافی مدد لی ہے۔ ہم اس محققانہ تجسس اور تفحص کا نتیجہ عوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ نیوگ سے بڑھ کر غیر مہذب شرمناک اور گندہ مسئلہ آج تک کسی قوم کے ہادی نے پرچار نہیں کیا۔

(نیوگ آدی بھو چار کھنڈ صفحہ ۱)

ظاہر ہے۔ کہ خود ہندو جاتی کے سمجھدار ممبر نیوگ کو جسے تعدد ازدواج کی جگہ پنڈت دیانند جی نے قائم کیا۔ غیر مہذب شرمناک اور گندہ مسئلہ بتاتے ہیں۔ اور آج تک کسی نے کھلم کھلا اس پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کی۔ کاش پنڈت دیانند جی اسلام کے مہذب اصل کو نہ ٹھکراتے اور اس قسم کے الفاظ ان کو نہ سننے پڑتے۔ ایک ادنیٰ تدبر سے انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی کا یہ مسئلہ زنا کے بالکل مترادف ہے۔ چنانچہ پنڈت جی لکھتے ہیں:۔ اگر کوئی آریہ غیر شادی شدہ ہو۔ یا اپنی بیوی کے حاملہ ہونے کی صورت میں نہ رہ سکے۔ تو اس کو دوسرے کی عورت سے نیوگ کی اجازت ہے۔

(ستیارتھ پرکاش)

آریہ سماجی دوستو! بتاؤ اس میں اور زنا میں کیا فرق ہے۔ اسلام نے کیا عمدہ اصل بتایا ہے۔ کہ جب اس قسم کے حالات انسان کے لئے پیدا ہو جائیں۔ تو وہ دوسری شادی کرے۔ لیکن پنڈت جی نے اس کا انکار کرکے قوم کو ایک نہایت ہی گندے گڑھے میں ڈال دیا۔ جس سے ہر شریف آریہ بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اگر آریہ سماجی اپنی زندگی مہذبانہ طریق سے بسر کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تو ان کے لئے سوائے اس بات کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ اسلام کے نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ اصل تعدد ازدواج پر عمل کرکے قوم کو نیوگ کی لعنت سے بچائیں۔

ویدوں میں تعدد ازدواج کا ذکر شاید آریہ سماجی کہہ دیں۔ کہ ویدوں میں تو تعدد ازدواج کا کہیں ذکر نہیں۔ یہ غلط ہے۔ ویدوں میں ایسے منتر موجود ہیں جن میں سوت وغیرہ کا ذکر ہے۔ اور یہ ... ہی اور یقینی ہے۔ کہ سوت تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ایک سے زیادہ شادی ہو۔ چنانچہ چند ایک منتر ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ رگوید میں آتا ہے:۔

कया रवनारयो बाधे
नारस्य वलपद्दमाप
सया सपत्नी बाधत र्या
रवाद समार्यप हे पाप

(ترجمہ) میں (اپنی سوت کے لئے) اس بہت طاقت والی جڑی کو اکھاڑتی ہوں۔ جس جڑی سے سوت کو جکڑا اور باندھا جاتا ہے۔ اور جس سے خاوند کو صرف اپنے ہی لئے خاص کر لیا جاتا ہے۔

ढवाल रवया। दवज्ञ
जपका पे पदो
चप पत प नवत
नृदर

(ترجمہ) اے اوپر کو اٹھے ہوئے پتوں والی اور اچھے نصیب والی اور طاقت ور دیوتاؤں کو اپنی طاقت سے ذلیل کرنے والی جڑی تو میری سوت کو بری طرح سے کسی دور دراز جگہ میں نکال دے۔ اور خاوند کو صرف مجھ اکیلی کے لئے کر دے۔

नह्यस्या नाम गृभ्णामि
नो अस्मिन रमते जन
परा पव परावतं सपत्नी
गमयामसि.

(ترجمہ) اے میری سوت میں تیرا نام بھی نہیں لینا چاہتی۔ اور نہ ہی تو اب اس خاوند سے محبت کرے گی۔ ابھی میں اور یہ جڑی مل کر اس سوت کو کہیں باہر پھینکتی ہیں:۔

अहमस्मि सहमाना
थ त्वमसि सासहि
उभे सहस्वती भूत्वी
सपत्नी.

(ترجمہ) میں بھی اوروں کو ذلیل کرنے والی اور طاقت ور ہوں۔ اور تو بھی ذلیل کرنے والی طاقت ور ہے۔ اس لئے آ ہم دونوں مل کر سوت ذلیل کریں۔

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۴۵ منتر نمبر ۱ تا ۵)

اسی قسم کے منتر اور بھی بہت سے اتھروید میں ہیں جو صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جس وقت رگوید کی کتاب لکھی گئی۔ اس وقت ویدک دھرمیوں میں کثرت ازدواج کا رواج تھا۔ اور سوکنیں ایک دوسری کی بات اور ذلیل کرنے کے لئے کئی قسم کے فعلوں سے کام لیتی تھیں اور منتر اور زہریلی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ اپنی سوت کو تکلیف دینے کی کوشش کرتی تھیں

پس کسی آریہ سماجی دوست کا یہ کہنا۔ کہ ویدوں میں کثرت ازدواج کا ذکر نہیں ہے سراسر غلط ہے۔ وید بھی کثرت ازدواج کی ہی تائید کرتے ہیں۔ پس رشیوں اور منیوں کے عملی چرتر۔ دھرم شاستر کے اقوال۔ ویدوں کے منتر اس بات کا یقینی ثبوت ہیں۔ کہ ویدک دھرم میں بھی کثرت ازدواج کی اجازت ہے اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو پرانے رشی اور منی راجہ اور مہاراجہ ہرگز ہرگز اس پر عمل کرنے کی کوشش نہ کرتے۔

(خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ)

غیر مبایعین احباب کیلئے قابل توجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام کے حاشیہ صفحہ ۵۷۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو ایسی اولاد ہی کی بشارت دیتا ہے۔ جس کا صالح ہونا مقدر ہو۔ ہمارے غیر مبایع بھائی اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے۔ اور دانستہ یا نادانستہ آپ کے اصل مقام سے انکار کرتے ہیں۔ تاہم وہ حضور علیہ السلام کو کم از کم مقام ولایت سے بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایک لحاظ سے تو نبی بھی مانتے ہیں بہرحال ان کے اپنے مسلمہ عقیدہ کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد جو اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئی۔ ضرور صالح ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس بات سے انکار کیا جائے۔ اور یہ خیال کیا جائے۔ کہ حضور کی اولاد مبشرہ غیر صالح بھی ہو سکتی ہے۔ تو خود حضور کی اپنی تحریر کے مطابق حضور کو نعوذ باللہ زمرہ انبیاء و اولیاء سے خارج کرنا پڑے گا۔ لیکن ایسا کرنا یقیناً ہمارے غیر مبایع بھائیوں کو بھی شاق ہوگا۔ پس حضرت اقدس علیہ السلام کی تکریم و تعظیم کا اقتضا یہی ہے۔ کہ حضور کو جس اولاد کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی اس کا صالح ہونا تسلیم کیا جائے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کی ساری اولاد جس کی تخصیص حضور نے نسل سیدہ سے فرما دی یعنی جو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ وہ مبشر اولاد ہے لہٰذا اس سبب سے اولاد کا صالح ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر بقول مولوی محمد علی صاحب یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضور کی اولاد نعوذ باللہ عقائد صحیحہ احمدیہ سے منحرف ہو گئی ہے۔ اور حضور کے صحیح مسلک کو چھوڑ چکی ہے۔ تو لامحالہ صالح نہ رہی۔ اور جب غیر صالح ہوئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اولاد کو مبشر قرار دینا غلط ٹھہرا۔ اگر باوجود مبشر اولاد ہونے کے بھی غیر صالح ہوئے۔ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا بطلان لازم آیا۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بھی اقرار کیا جائے۔ اور حضور کی اولاد مبشرہ کو غیر صالح بھی خیال کیا جائے۔ تو یہ حضرت اقدس کی محولہ بالا تحریر کے مطابق اجماع النقیضین ہے۔ جو بالبداہت محال ہے اندریں حالات ہمارے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں (۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دائرہ ولایت سے نعوذ باللہ خارج کر دیں (۲) یا یہ کہ حضور کی اولاد مبشرہ کو صالح تسلیم کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں۔ اب اگر شق ۲ کو درست تسلیم کر لیں۔ تو تمام جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بحث رہ جاتی ہے۔ اور باقی تمام مباحث کالعدم ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر شق ۲ کو درست تسلیم کریں۔ تو نزاعات خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ تسلیم کر لیا۔ کہ حضور کی اولاد جو مبشر اولاد ہے۔ صالح ہے تو ان کے مسلک اور عقائد کو بھی درست تسلیم کرنا پڑے گا۔ بنابریں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلیفہ برحق ہونا بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ اور المصلح الموعود بھی۔ کیونکہ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہونے کی وجہ سے صالح ہیں۔ تو آپ کی خلافت کا ناجائز ہونا عند العقل ناممکن ہوا۔ اور آپ کا اپنے آپ کو مصلح موعود کا مصداق قرار دینا مبنی بر صداقت ہوا۔

یہ ایک ایسا سیدھا سادہ اور عام فہم مسئلہ ہے کہ ایک موٹی سے موٹی سمجھ والا عامی شخص بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ پھر یہ کس طرح باور کیا جاوے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جیسا شخص اسے سمجھنے سے قاصر ہو۔ اگر تو فی الحقیقت مولوی صاحب کا فہم و ادراک تا حال اس طرف مبذول نہیں ہوا۔ تو اب غور فرماویں اور حق کی طرف رجوع کریں۔ اور اگر دانستہ روگردانی کر رہے ہوں۔ اور وجہ اس کی حجاب ہو۔ تو ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ بصورت رجوع الی الحق ہمارا پیارا آقا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود جسے وحی الٰہی نے دل کا حلیم کہا ضرور اُن کے قصوروں اور خطاؤں سے درگذر اور چشم پوشی کرے گا۔ اور ان کو مناسب مقام پر جگہ دے گا۔ لیکن اگر از روئے افتراق اور انشقاق حق کی عمداً مخالفت کر رہے ہیں۔ تو بموجب فرمان خداوندی ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعاً فان اللّٰہ لغنی حمید ۔ اللہ تعالیٰ کا تو کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ اور نہ ہی اُس کے کاموں میں کوئی رخنہ ڈال سکیں گے۔ البتہ اپنا آنے والی نسلوں کے لئے ضرور ایسا ذکر چھوڑ جائیں گے۔ جو قرآن کریم کے مواعید کے مطابق اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے مخالفین کے لئے ازل سے مقدر ہے:۔

(خاکسار عبد المجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک روائت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب پچھلے دنوں بہت بیمار رہے آپ کی عمر قریباً پچھتر ۷۵ سال کی ہے اس عمر میں اتنا بڑا اپریشن بہت خطرناک ہوتا ہے۔ سرگنگارام ہسپتال میں آپ حقیقتاً زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ الحمد للہ کہ آپ کافی حد تک صحتیاب ہو کر قادیان واپس تشریف لائے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق ہیں۔ آپ کی ذکر حبیب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک روایت درج کرتا ہوں جس سے حضرت مفتی صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا پتہ چلتا ہے حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

"اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کلک کے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں چار چار پانچ پانچ کلکیں بنوا کر رکھتے تھے۔ تاکہ جب ایک قلم گھس جائے تو دوسرے کے لئے انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ اس طرح روانی میں فرق آتا ہے۔ ایک دن جب کہ عید کا موقع تھا میں نے حضور کی خدمت میں دو ٹیڑھی نبیں پیش کیں اس وقت تو حضرت صاحب نے خاموشی کے ساتھ لے لیں مگر جب میں لاہور واپس گیا تو دو تین دن کے بعد حضرت صاحب کا خط آیا آپ کی نبیں بہت اچھی ثابت ہوئی ہیں۔ اور اب میں انہیں سے لکھا کرونگا۔ آپ ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھیجدیں۔ چنانچہ میں نے ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھجوا دی۔ اس کے بعد میں اس قسم کی نبیں حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جیساکہ ولایتی چیزوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مال میں کچھ نقص پیدا ہو گیا۔ اور حضرت صاحب نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ یہ نب اب اچھا نہیں لکھتا جس کی وجہ سے مجھے اس ثواب سے محروم ہو جانے کا فکر دامنگیر ہوا۔ اور میں نے کارخانہ کے مالک کو ولایت میں خط لکھا کہ میں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تمہارے کارخانہ کی نبیں پیش کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تمہارا مال خراب آنے لگا ہے۔ تمہاری وجہ سے میں اس ثواب سے محروم ہو جاؤنگا اس خط میں نے یہ بھی لکھا تم جانتے ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کون ہیں؟ اور پھر میں نے حضور کے دعاوی وغیرہ کا ذکر کر کے اس کو اچھی طرح تبلیغ بھی کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کا جواب آیا جس میں اس نے معذرت کی اور ٹیڑھے نبوں کی ایک اعلےٰ قسم کی ڈبیہ مفت ارسال کی جو میں نے حضرت کے حضور پیش کر دی۔ اور اپنے اس خط اور جواب کا ذکر کیا۔ حضور یہ ذکر سن کر مسکرائے۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو اس وقت حاضر تھے ہنستے ہوئے فرمانے لگے۔ جس طرح شاعر ایک مضمون کی طرف سے دوسرے مضمون کی طرف گریز کرتا ہے۔ اس طرح آپ نے بھی اپنے خط میں گریز کرنا چاہا ہوگا۔ لیکن یہ کوئی گریز نہیں ہے بلکہ زبردستی ہے"

(السلام عبدالوہاب عمر)

کھلی چٹھی بنام مولوی بشیر احمد صاحب صدر مجلس احرار پسرور

مکرمی جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا ٹریکٹ بذریعہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب پہنچا۔ نیز رقعہ برائے مطالبہ تریاق القلوب سیرت مہدی وغیرہ ملا۔ آپ کسی روز یہاں خود تشریف لے آدیں۔ تو تبادلہ خیالات ہو جاوے گا۔ اگر واقعی آپ کو حقیقی اسلام کی تڑپ ہے۔ تو آپ پتھر پر لکیر سمجھیں۔ کہ احمدیت کی قبولیت کے بغیر اطمینان قلب ناممکن ہے۔ امام وقت کی مخالفت میں رہ کر یہ کیونکر ممکن ہی کس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان کا تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہو جائے۔ آپ نے سالہا سال پسرور میں رہ کر ایڑی چوٹی تک مخالفت کر کے کیا فائدہ اٹھایا۔ اور احمدیت کو کیا نقصان پونچایا۔ آپ کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ ایک وقت تھا۔ (قریباً دس سال پہلے) کہ اس علاقہ میں آپ کی طوطی بول رہی تھی اور ہمارے اس گاؤں میں لوگ جہالت اور مغالطہ کی وجہ سے قریباً سوفیصدی آپ کے پیرو تھے۔ اور آپ کی یہ دھمکی کہ نوشہرہ میں احمدیوں کو کچلکر رکھ دوں گا۔ تکبر اور غرور اور نخوت کا خیال کر کے آپ کی ذات کے متعلق ہنسی آتی ہے کہ آپ اپنے زعم باطل میں کہاں تک پونچ چکے تھے۔ اور آپ کے گروہ نے انتہا کر دی تھی عداوت میں۔ آپ کے اشارہ پر ہماری اپنی برادری نے مکمل طور پر ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ اس زمانہ میں ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک اور مقدس انسان کی خاطر حقیقتاً زمین نکالکر رکھدی۔ مولوی صاحب آپ زندہ گواہ ہیں اس نشان کے۔ جب کہ میں نے الیکشن کے روز ۸ فروری کو کلاسوالہ کے مقام پر مستری غلام قادر کی دوکان میں ووٹ دینے سے پہلے احراریوں کی موجودگی میں آپ سے کہا کہ فرمایئے یہ بھٹنے والے غیر احمدی نوشہرہ کے باشندے ہیں جنہوں نے سوفیصدی آپ کے خلاف مسلم لیگ کو ووٹ دیئے مگر ہم ہیں کہ اپنے پاک امام کے حکم کے بموجب آپ کے احراری نمائندہ کو ووٹ دیں گے۔ اور آپ کے گذشتہ ظلم وتعدی اور بڑے بول سب کے سامنے دہرائے۔ آپ آنکھیں نیچی کر کے ہنسے۔ میں محض آپ کو ہمدردی کی خاطر ان چند حروف کے ذریعہ واضح کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مخالفت کر کے خوب اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ آپ سلسلہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے۔ اور نہ آئندہ تازیست آپ کیا آپکا تمام گروہ کچھ بگاڑ سکے گا۔ بلکہ احمدیت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور آپ آئندہ اس جماعت کی ترقی کے متعلق اپنی آنکھوں سے بہت کچھ دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اسے کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو (المسیح الموعود)

ہاں تو آپ کے ٹریکٹ کے متعلق گذارش ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت مختلف کتب سے نقل کر کے آگے اپنی جانب سے لکھدیا جھوٹ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ حوالہ جات و دلائل حدیث یا قرآن مجید دے کر کچھ جوابات تحریر کرتے۔ آپ کے صرف لفظ "جھوٹ" لکھنے سے کسی کو یہی سمجھ آسکتی ہے کہ حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ درست ہے۔ اور ہے بھی ایسا ہی۔ آپ کو پہلے بھی ایکدو دفعہ زبانی کہا تھا آپ یہاں کسی روز آجائیں۔ آپ کی مہمان نوازی بھی کریں گے۔ اور نہایت شریفانہ طور پر آپکے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر صرف حضور کا منکر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ یہ الیکشن کا تازہ نشان آپ نے بذات خود دیکھ لیا ہے۔

خاکسار شیخ عبدالغنی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ۴۶/۳/۱۲

ضروری اعلان

احباب کرام۔ ست بچن ٹریکٹ کے متعلق سکھ ودوانوں کے کچھ ریویو الفضل کے ۱۲ فروری ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں اور کچھ ان کے بعد بھی۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ست بچن ٹریکٹ سکھ صاحبان میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ لیکن اس طرف ابھی بہت ہی کم دوستوں نے توجہ دی ہے۔ تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس ٹریکٹ کو اپنے زیر اثر اور زیر تبلیغ سکھ دوستوں کے نام جاری کرائیں۔ اور اپنے ملنے جلنے والے سکھ دوستوں کو اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ تاہم اپنے مقدس امام کی خواہش کی تعمیل کرنیوالے ہوں اور اپنے سکھ دوستوں کو اسلام اور احمدیت کے قریب لانیکا موجب بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

پنجاب اسمبلی (مجلس قانون ساز) کے آئندہ انتخابات کیلئے

تیاری فوراً شروع کر دی جائے

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی ابتدائی فہرست رائے دہندگان پنجاب بھر کے مختلف اضلاع میں ۲۳ مارچ سے تیار ہونی شروع ہو جائے گی۔ اس تعلق میں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ درخواستیں دینے کی میعاد ۲۳ مارچ سے ۷ اپریل تک ہے۔ جیسا کہ الیکشن کمشنر کی طرف سے اس بارہ میں مختلف اضلاع کے الیکشن افسروں کو مطلع کیا گیا ہے۔ ان احباب کو جن کے پہلے ووٹ نہیں بنے ہوئے چاہیے کہ ابھی سے درخواستیں دیں۔ ان کی سہولت کیلئے درخواست کا فارم آخر میں دیا جاتا ہے۔ اچھی طرح سمجھ کر درخواست کی خانہ پری کی جائے۔ رائے دہندگی (ووٹ) ہونے کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں:

(۱) برطانوی رعایا یا کا باشندہ ہو۔ (۲) عمر کم از کم ۲۱ سال ہو۔ (۳) خواندگی: مرد کے لئے کم از کم پرائمری پاس ہو اور عورت کے لئے حرف لکھ پڑھ سکتا ہو جائداد کی بنا پر بشرطیکہ (۴) اتنی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ کم از کم ۵ روپیہ سالانہ ہو۔ یا ایسا حاصل ایسا جاگیردار ہو۔ جس کی آمد دس روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔ (ج) یا گزشتہ بارہ سال سے ایسی جائداد کا مالک ہو۔ جس کی مالیت کم از کم دو ہزار روپیہ ہو۔ یا جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۶۰ روپیہ یا گزشتہ سال کے اندر کم از کم پچاس روپیہ براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی دیتا ہو۔ یا کم از کم ۲ روپیہ ضلعی ٹیکس یا پیشہ وارانہ ٹیکس دیتا ہو۔

(۵) یا حلقہ انتخاب میں ذیلدار۔ سفید پوش یا نمبردار یا چوہڑی یا بری یا بحری فوج کا ریٹائرڈ یا پنشن یافتہ ہو۔ بشرطیکہ کسی قصور پر ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔

یہ مروجہ شرطیں ہیں۔

ضلع گورداسپور خصوصاً تحصیل بٹالہ، تحصیل گورداسپور کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں اس اہتمام کے ساتھ کام کریں کہ فہرست تیار ہونے کے بارے میں جو سابقہ شکایت پیدا ہوئی ہے۔ اس کی پوری طرح سے تلافی ہو جائے۔ نمونہ فارم درخواست حسب ذیل ہے

اس میں سے زائد اندراجات ناظر امور عامہ کاٹ دیئے جائیں۔ اور باقی خانہ پری احتیاط کے ساتھ کی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

فارم نمبر ۵

فہرست رائے دہندگان پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

درخواست بغرض اندراج نام

منکہ ______ پسر۔ دختر / زوجہ۔ بیوہ ______ ذات ______ پیشہ ______

عمر ______ ساکن ______

یہ معلوم کر کے کہ میرا نام کسی فہرست رائے دہندگان میں درج نہیں ہے۔ درخواست کرتا ہوں / کرتی ہوں کہ میرا نام فہرست رائے دہندگان (۱) ______

متعلقہ موضع و ذیل / قصبہ وغیرہ وارڈ وغیرہ ______ تھانہ ______ تحصیل ______

ضلع ______ میں درج کیا جائے

مجھے حسب ذیل صفات رائے دہندگی حاصل ہیں۔

______

اس درخواست کی تائید میں حسب ذیل دستاویزات اور ثبوت پیش کرتا ہوں / کرتی ہوں

______

میں اپنے علم و اطلاع کے مطابق اس درخواست کو صحیح تصدیق کرتا ہوں / کرتی ہوں

دستخط کئے گئے بمقام ______ بتاریخ ______

درخواست یا نشان انگوٹھا درخواست کنندہ

سائیکل کی فوری ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا کام اب خدا کے فضل سے بہت بڑھ گیا ہے۔ مجالس کی تنظیم کے لئے ضروری ہے کہ مجالس کے دورے کرائے جائیں خصوصاً ضلع گورداسپور کی تنظیم جماعتی لحاظ سے بے حد ضروری ہے جس کے لئے مجالس کو چند سائیکلوں کی ضرورت ہے لیس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایسے احباب سے جو سلسلہ کی خدمت کا جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ گو وہ عمر کے لحاظ سے مجلس کے رکن نہ ہو سکتے ہوں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تنظیم نوجوانان میں خود حصہ لیں۔ اور مجلس کو سائیکل مہیا کر دیں۔ تاکہ مجلس جلد از جلد دورے کرا سکے۔ جن احباب کے پاس اپنے سائیکل ہوں۔ اور وہ فارغ کر سکتے ہوں۔ تو سائیکل بھجوا دیں۔ جن کے پاس سائیکل نہ ہوں۔ تو وہ سائیکل کی خرید کیلئے رقوم بھجوا دیں۔ تاکہ مجالس جلد از جلد اپنا کام پوری طرح شروع کر سکے۔

(عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوری ضرورت!

نظارت تعلیم و تربیت کو مختلف اسامیوں پر تعینات کرنے کیلئے بی اے۔ بی ٹی۔ بی ایڈ۔ ایس اے وی۔ جے۔ اے۔ وی اور جے وی اور ایف اے یعنی مڈل پاس گریجوایٹ اساتذہ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب نظارت ہذا میں مکمل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ اور کم از کم معاوضہ جو وہ قبول کر سکتے ہیں۔ وہ بھی درخواست میں تحریر فرمائیں۔ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا حلقہ کے امیر کی تصدیق بھی درخواست کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

احباب جماعت کے لئے ثواب حاصل کرنیکا نادر موقعہ

حضرت مصلح موعود کا جماعت سے مطالبہ

احباب قربانی کے معیار کو بلند کریں!

گزشتہ سال کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ تعلیم الاسلام کالج کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ ”گزشتہ سال ہم نے کالج کے لئے دو لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک کی تھی۔ مگر بوجہ اسکے کہ ان دنوں اور بھی بہت سی تحریکات جاری تھیں۔ جماعت اس کی طرف پورے طور پر توجہ نہ کر سکی ...... مگر اس کے باوجود ہمیں اور دو لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔ ...... اس صورت میں ہم بی اے بی ایس سی بلکہ اگر ممکن ہوا تو ایم اے اور ایم ایس سی کی کلاسز بھی کھول سکیں گے“ لیکن باوجود اس کے ابھی تک اس تحریک میں صرف مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپے موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعے جہاں عام طور پر جملہ عہدیداران جماعت کو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے۔ وہاں جماعت کے مخیر احباب میں خاص طور پر اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جن احباب نے ابھی تک وعدے نہیں کئے وہ زیادہ سے زیادہ وعدے کریں۔ اور جنہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ نیز اپنے حلقہ اثر کے غیر احمدی اور ہندو اور سکھ احباب سے بھی اس کالج کے لئے رقوم چندہ وصول کر کے بھجوائیں کیونکہ یہ کالج ہر مذہب اور ملت کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے کھولا گیا ہے۔ غرضیکہ پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ کوشش کر کے اسے جلد پورا کر کے نیکی سعادت حاصل کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب یہ اعلان پڑھتے ہی اس کی فوری تعمیل کر کے اپنی کوشش اور اس کے نتیجہ سے نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

ضرورت ہے

سندھ میں ایک معزز رئیس کو اپنی دو لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری اور مڈل کی تعلیم دے سکے۔ تنخواہ -/۳۰ روپیہ ماہوار علاوہ کھانا ہو گی۔ سندھ جانے کا کرایہ بھی دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست جس میں عمر تعلیم اور قابلیت کا اظہار ہو۔ بتصدیق چال چلن و قابلیت امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی سے کرا کر بھجوا دیں۔

قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ انصار اللہ قادیان

خوشنخط کاتبوں کیلئے بہترین موقعہ

"الفضل" کے لئے چند تجربہ کار اور خوشنخط کاتبوں کی ضرورت ہے اجرت معقول دی جائے گی۔ روزانہ اخبار میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والے اصحاب کو ترجیح حاصل ہو گی خواہشمند اصحاب درخواست کے ساتھ اپنے باریک اور جلی خط کا نمونہ ارسال کریں۔ اگر کسی بھائی کو ایسے کاتب صاحب کا علم ہو۔ تو براہ مہربانی انہیں اس اعلان کی اطلاع کر دیں۔

(ایڈیٹر الفضل)

اساتذہ کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت میں مختلف دوستوں اور جماعتوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور بچوں کی تعلیم کے لئے معلم اور استاد کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جو دوست جماعتوں میں قیام کر کے تعلیم و تربیت کا کام کر سکتے ہوں۔ یا بعض ذی ثروت اصحاب کے بچوں کو ان کے ہاں ٹھیر کر تعلیم دے سکتے ہوں۔ وہ نظارت ہذا

میں درخواست بھجوا دیں۔ اپنے تعلیمی کوائف اور گذارہ کے لئے کم از کم مطالبہ بھی درخواست میں درج کر دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت کلرک

دفتر ہذا کو انگریزی اردو کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہو۔ امیدوار مولوی فاضل اور انگریزی کا میٹرک ہو۔

ضرورت رشتہ

سید خاندان کی ایک لڑکی بی۔اے۔بی۔ٹی کے واسطے قادیان یو۔پی کے شہری تمدن والے مخلص احمدی قریشی النسل تعلیم یافتہ نوجوان رشتہ کی ضرورت ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد	۱-۲-
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
نماز مترجم باتصویر	۰-۰-۱۲
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے نظیر کارنامے	۰-۰-۱۲
دنیا کا آئندہ مذہب	۰-۰-۱۲
آسمانی پیغام	۰-۰-۱۲
پیغام صلح و دیگر مضامین	۰-۰-۱۲
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۰-۰-۱۲
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ	۰-۰-۱۲
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
	۱۲-۰-۰

جملہ دس کتابوں کا سٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

۲۰ مارچ ۴۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں آنی چاہئیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

اور دفتری مراسلت کا تجربہ رکھتا ہو۔ ۵۰-۲-۳۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ اور ابتدائی تنخواہ ۳۰ + ۹½ جنگ الاؤنس دیا جائیگا۔

ٹوکیو ۱۸ مارچ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اس خبر کی تغلیط کر دی گئی ہے۔ کہ امریکہ جاپان سے اس کا سونا۔ چاندی سیمپیرین جہاز وغیرہ اور دوسری چیزیں لے جا رہا ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جاپان کا سارا زرنقد اس کے بنکوں میں محفوظ ہے۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ امریکہ کے غیر ملکی معاملات کے دفتر نے اس بات کے یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کی موجودہ گتھیوں کو باسانی سلجھایا جا سکتا ہے۔ اگر اس وقت تمام اتحادی ممالک اتحاد اور مودت کے جذبہ کے ماتحت کام کریں۔ تو یہ الجھنیں بہت جلد دور ہو سکتی ہیں۔ امریکہ کے فارن سکریٹری مسٹر برنز نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

دہلی ۱۸ مارچ۔ مغربی افریقہ کے حکام نے ہندوستان کو خوراک کے پارسل بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ امریکہ کی قحط کمیٹی نے ہندوستان کو خوراک دینے کی کچھ سفارشات کی ہیں جنہیں ہندوستانی قحط کمیٹی نے منظور کر لیا ہے۔ حکومت نے امریکی قحط کمیٹی کے صدر کو ہندوستان آنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہ ہندوستان کی خستہ حالی کا بچشم خود ملاحظہ کریں۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ امریکہ کے چینی سفیر جنرل مارشل نے جو ان دنوں یہاں آئے ہوئے ہیں کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ منچوریا میں صورت حالات نہایت نازک ہو گئی ہے باوجودیکہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ لیکن مستقل امن کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ کل رات یہ خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ حکومت امریکہ نے ایران سے کہا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر سیکیورٹی کونسل میں اپنا معاملہ پیش کرنے کی درخواست دیدے۔ اور اگر امریکہ کو یقین ہو گیا۔ کہ ایران اس میعاد میں اپنا معاملہ پیش نہ کر سکیگا۔ تو خود امریکہ اس معاملہ کو پیش کر دے گا۔ طہران کی ایک خبر میں معلوم ہوا ہے۔ کہ روس ایران پر زور دے رہا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو پیش نہ کرے۔ لیکن اگر اس نے پیش کر دیا تو وہ عواقب کا ذمہ وار ہوگا۔ بعد میں اس خبر کی تردید کر دی گئی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

استنبول ۱۸ مارچ۔ اگلے ہفتہ ترکی اور عراق کے نمائندے ایک معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد اس کی اطلاع عرب لیگ کو دیدی جائے گی۔

قاہرہ ۱۸ مارچ نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانوی سفیر کے پہنچنے پر برطانیہ اور مصر کے درمیان ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے اعادہ کے متعلق گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ امید ہے خوشگوار نتائج پیدا ہوں گے۔

مدراس ۱۸ مارچ۔ مدراس اسمبلی کے انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ ۲۱۵ کے اولین میں ۹۴ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ جن میں ۶۹ کانگرس کے اور ۱۳ مسلم لیگ کے ہیں۔

دہلی ۱۸ مارچ۔ حکومت ہند نے بناسپتی تیل پر کنٹرول کرنے کے لئے ۱۹۴۵ء کے کنٹرول آرڈر کی جگہ ایک نیا آرڈر جاری کیا ہے۔ جس کی تنفیذ کے لئے ایک کنٹرولر افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔

لکھنو ۱۸ مارچ تیسرے گھوڑ سوار رجمنٹ کی بھرتی اب پھر شروع کی جائے گی۔ یہ رسالہ ۱۹۴۲ء میں برما کی جنگ میں تباہ ہو گیا تھا۔ یہ پہلی فوج تھی جو اس جنگ میں کام آئی۔ اور اسے شکست ہوئی۔ اس رسالہ کی خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ بلا امتیاز فرقہ اور مذہب اس میں بھرتی کی جائے گی۔ اور سب سپاہی مل جل کر رہیں گے۔ اور اکٹھے کھانا کھائیں گے۔

دہلی ۱۸ مارچ پانچویں فوجی عدالت نے آزاد ہند فوج کے جمعدار پورن سنگھ کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے سات سال کی قید ضبطی تنخواہ اور برطرفی ملازمت کا حکم دیا۔ اس کے خلاف سات الزامات تھے۔ جن میں سپاہیوں پر ظلم ڈھانے۔ اور بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے کے بھی الزامات ہیں کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک نے اس سزا کو بحال رکھا ہے۔

دہلی ۱۸ مارچ حکومت ہند کی دعوت پر ایک برطانوی ٹیکنیکل مشن عنقریب یہاں آ رہا ہے جو ملک میں صنعت ہوائی جہاز کے متعلق مفید ہدایات دے گا۔

کلکتہ ۱۸ مارچ کل کلکتہ کے قریب دو ریلوے گاڑیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس سے ۲۲ آدمی زخمی ہو گئے۔

مدراس ۱۸ مارچ۔ مسٹر راج گوپال آچاریہ نے آج ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ میں اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ حکومت برطانیہ وزارتی مشن کو ناکام ہونے دے گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی بھی اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ اس وفد کی کامیابی کے بہت سے وجوہ ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسٹر جناح یہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ ان کی پالیسی ناقابل عمل اور دانشمندی کے خلاف ہے اس لئے وہ اس راہ میں حائل نہ ہوں گے۔

چنکنگ ۱۸ مارچ۔ جنرل اسیمو چیانگ کائی شیک نے چین کی سرکاری پارٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ پچھلی باتیں بھلا کر ملک کی اصلاح اور خدمت کی طرف کوشاں ہوں آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ کمیونسٹ پارٹی صلح اور اتحاد کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے گی۔ اور جو معاہدہ ہوا ہے اس پر ہمیشہ قائم رہے گی۔

لنڈن ۱۸ مارچ کل انڈیا لیگ کے جلسہ میں سب ممبران نے وزارتی وفد کے ہندوستان جانے پر نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ صدر جلسہ پروفیسر سعید حسین نے صدارتی تقریر میں کہا جب تک ہندوستان آزاد نہ ہو ساری دنیا آزاد نہیں ہو سکتی۔ اگر بڑی بڑی پارٹیوں نے دنیا کی اصلاح و سدھار کے ساتھ ساتھ چھوٹی پارٹیوں کا خیال نہ رکھا۔ تو چھوٹی چھوٹی پارٹیاں متحد ہو کر امن عالم کو درہم برہم کر دیں گی۔ اس جلسہ میں ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ دونوں ملکوں میں سمجھوتہ کی کوشش کی جائے۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ ہندوستان کے غذائی وفد کے ممبر سر راما مورتی نے امریکہ کے ایک اخبار میں مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یورپین ممالک سے خوراک کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بنگال کے قحط میں وہ آدمی مرے تھے۔ جو غریب اور کمزور تھے۔ اب جن لوگوں کے سروں پر قحط کی وجہ سے موت منڈلا رہی ہے۔ وہ خاموشی اور آرام سے اسے قبول نہ کریں گے۔ بلکہ نظام عالم کو درہم برہم کر دیں گے۔ اگر مقررہ مقدار کے مطابق ہندوستان کو غلہ نہ دیا گیا۔ تو دس لاکھ آدمی مر جائیں گے۔ ہندوستانی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ مصیبت ان پر اس وجہ سے آ رہی ہے۔ کہ انہوں نے لڑائی کے وقت سب کچھ اتحادیوں کو دے دیا۔ اب اتحادیوں کا فرض ہے۔ کہ انہیں اس مصیبت سے نجات دلائیں۔

کوئٹہ ۱۸ مارچ۔ کل ۵½ بجے میجر ایسلے کا جنازہ اٹھایا گیا۔ جس میں وائسرائے ہند اور دوسرے افسروں نے شرکت کی۔ میجر موصوف وائسرائے کے داماد تھے۔ جو موٹر کے حادثہ کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ لارڈ ویول آج واپس دہلی پہنچ گئے۔ اور مسٹر جناح سے ملاقات کی۔

لکھنو ۱۸ مارچ۔ یو۔پی اسمبلی کی ۲۲۸ نشستوں میں سے ۲۱۷ کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جس میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۱۴۳ مسلم لیگ ۵۳ نیشلسٹ مسلمان ۔۶۔ احرار ۱ متفرق ۱۴

دہلی ۱۸ مارچ۔ آزاد ہند فوج کے ملزم جمعدار امان خاں کے مقدمہ کے سلسلے میں آج عدالت نے کہا۔ کہ آپ کے کاغذات جال جلی غلطی سے منگائے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجرم نہیں ہے

لاہور ۱۸ مارچ مسٹر جناح بدھ کو لاہور آئیں گے اور ایک تقریر کریں گے